## سوال

(53) اہل میت پڑوسیوں کے کھانے کا انتظار نہ کریں

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت والوں کا اپنے لیے کھانا پکانا جائز ہے؟ یا پڑوسیوں کے کھانے کا انتظار کریں۔ (اخوکم: امیر سلام)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حول ولا قوة الا باللہ۔

پروسیوں کے کھانے کا انتظار کرنا طمع ہے جو مخلوق سے جائز نہیں، لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے بالکل امید قطع کر لینی چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے پڑوسیوں کو ترغیب دلائی ہے کہ وہ اہل میت کے لیے کھانا تیار کریں۔ ’’آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو انہیں ماتم نے مشغول کر دیا ہے‘‘۔ ابوداوٴد(2 37) ترمذی(1 195) رقم(1009) ابن ماجہ(1 1612) الحاکم(1 372) احمد(1 175) بیہقی(4 61) احکام الجنائز ص:(167)۔

اور صحیح بخاری(2 815) میں عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ جب کبھی ان کے گھرانے کا کوئی فوت ہو جاتا اور ماتم کے لیے عورتیں اکٹھی ہو جاتیں جب وہ چلی جاتیں اور صرف گھر کی عوتیں رہ جاتیں تو ھنڈیا چڑھا کے تلبینہ پکواتیں پھر ثرید بنا کے اس پر تلبینہ انڈیل دیتیں اور فرماتیں یہ کھاوٴ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تلبینہ بیمار کے دل کو تقویت پہنچاتا ہے اور کچھ غم ہلکا کرتا ہے۔

تلبینہ: یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو آٹے سے بنایا جاتا ہے اور کبھی کبھی اس میں شہد ڈال دیا جاتا ہے اور اسے تلبینہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ رقت اور سفیدی میں دودھ کے مشابہہ ہوتا ہے۔

البتہ لوگوں کے لیے کھانا تیار کرنا حرام ہے، جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔ ان شاء اللہ واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص]

## ج1ص131

محدث فتویٰ